سپریم کورٹ کی رپورٹیں[1996] .SUPP 8ایس سی آر۔

کامن کاز ایک رجسٹرڈ سوسائٹی

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

4 نومبر 1996

[کلدیپ سنگھ اور فیضان الدین، جسٹسز]۔

اس وقت کے وزیر کے ذریعہ پٹرول پمپوں کی من مانی الاٹمنٹ۔اس عدالت کے ذریعہ جاری وجہ بتاؤ نوٹس کا جواب۔سی بی آئی کو مقدمہ درج کرنے اور تحقیقات کرنے۔ 3 مہینے کے اندر جانچ مکمل کرنے کے لئے۔عبوری رپورٹ داخل کرنا۔مثالی ہرجانہ۔ ایوارڈ۔ 50 لاکھ روپے 9 ماہ کے اندر سرکاری خزانے میں ان کے ذریعہ جمع کیا جانا چاہئے۔اگر ادائیگی نہیں کی گئی تو لینڈ ریونیو کے بقایا جات کے طور پر وصول کیا جا سکتا ہے۔ہدایات جاری کی گئیں۔

کامن کاز بمقابلہ یو او آئی، [1996] 6ایس سی سی 593، پر انحصار کیا گیا۔

نیلا بتی بیہیرا (شری متی) عرف للیتا بیہیرا بمقابلہ ریاست اڑیسہ اور دیگران، 1993] 2ایس سی سی 746، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

روکس بنام برنارڈ، اور دیگران، 1964 اپیل کیس 1129۔اے بی اور دیگر، بمقابلہ ساؤتھ ویسٹ واٹر سروسز لمیٹڈ، (1993) کوئنز بینچ 507۔اور بروم بنام کیسل اینڈ کمپنی لمیٹڈ، (1972) اپیل کیس 1027، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اصل کادائرہ اختیار : رٹ پیٹیشن (سی) نمبر 26 آف 1995۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست گزار کی طرف سے ایچ ڈی شوری، ذاتی طور پر پرشانت بھوشن اور جینت بھوشن۔

کیپٹن ستیش شرما کی جگہ ایچ این سالوے، پی ایچ پاریکھ، ای آر کمار اور سمیر پاریکھ شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے پی نرسمہن، سی وی ایس راؤ، ڈی ایم نارگولکر، محترمہ ایچ واہی، محترمہ نیتو سنگھ، محترمہ ایس ہزاریکا اور محترمہ نندنی مکھرجی شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا۔

عدالت کے سامنے سوال ہے کہ کامن کاز بنام یونین آف انڈیا اور دیگران رٹ پیٹیشن (سی) نمبر 26/95 یہ تھی کہ کیا پیٹرولیم مصنوعات (پٹرول پمپس) کے لئے خوردہ دکانوں کی الاٹمنٹ غیر قانونی ہے اور اس طرح منسوخ کی جاسکتی ہے۔ اس عدالت نے 25 ستمبر 1996 کے اپنے فیصلے کے ذریعے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کیپٹن ستیش شرما کے ذریعہ کی گئی الاٹمنٹ من مانی، امتیازی، مردانہ، مکمل طور پر غیر قانونی تھی اور اس طرح اسے منسوخ کیا جانا چاہئے۔ یہ عدالت مندرجہ ذیل استدلال پر مذکورہ نتائج تک پہنچی:

انہوں نے کہا! مذکورہ بالا تمام 15 الاٹمنٹس وزیر نے دقیانوسی انداز میں کیے ہیں۔ وزارت پٹرولیم کو یہ درخواستیں باضابطہ طور پر موصول نہیں ہوئی ہیں۔ کسی بھی درخواست پر رسید کا اندراج نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ درخواست دہندگان نے براہ راست وزیر سے رابطہ کیا ہے۔ وزارت کی کسی بھی شاخ میں کسی بھی درخواست پر کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ وزیر نے الاٹمنٹ کرتے وقت کسی معیار کو دھیان میں رکھا تھا۔ درخواست دہندگان کو پٹرول پمپس کی دستیابی کے بارے میں کیسے پتہ چلا یہ

معلوم نہیں ہے۔ درخواستیں طلب کرنے کے لئے کوئی اشتہار نہیں دیا گیا تھا۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو یہ ظاہر کرے کہ درخواستیں طلب کرنے کا کوئی دوسرا طریقہ اپنایا گیا تھا۔ الاٹمنٹ آرڈر یا ریکارڈ میں کہیں بھی ایسا کوئی اشارہ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ وزیر نے یہ الاٹمنٹ کرتے وقت کسی رہنما اصول کو دھیان میں رکھا تھا۔ الاٹمنٹ سستے انداز میں کی گئی ہے۔ پٹرول پمپس اور عوامی املاک کو مکمل طور پر من مانے طریقے سے ختم کیا گیا ہے۔ طریقہ کار" ....

"یہ تمام الاٹمنٹ مکمل طور پر من مانی، اقربا پروری پر مبنی ہیں اور بیرونی مفادات سے متاثر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ کیپٹن ستیش شرما نے وزیر پٹرولیم اور قدرتی گیس کی حیثیت سے جان بوجھ کر پوری طرح سے من مانی اور غیر منصفانہ طریقے سے کام کیا۔ ہمارے ذہن میں کوئی شک نہیں ہے کہ کیپٹن ستیش شرما جانتے تھے کہ الاٹیاں ان کے ذاتی عملے، وزراء کے بیٹوں، آئل سلیکشن بورڈز کے چیئرمین اور ممبران کے بیٹوں/ رشتہ داروں اور خود آئل سلیکشن بورڈ کے ممبران کے رشتے دار ہیں۔ اس کے ذریعہ کی گئی الاٹمنٹ مکمل طور پر بدنیتی پر مبنی تھی اور اس طرح اسے برقرار نہیں رکھا جاسکتا ہے۔

ہمارا مزید ماننا ہے کہ کیپٹن ستیش شرما نے مکمل طور پر متعصبانہ انداز میں کام کیا اور اپنے سامنے موجود 15 الاٹیوں کے معاملوں کو غیر منصفانہ طور پر حق میں سمجھا۔ ریکارڈ سے دستیاب اور ہمارے ذریعہ زیر بحث متعلقہ حالات ہمارے ذہن میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں کہ کیپٹن ستیش شرما نے جان بوجھ کر ان الاٹیوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے متعصبانہ انداز میں کام کیا اور اس طرح الاٹمنٹ آرڈر مکمل طور پر خراب ہیں اور انہیں خارج کیا جانا چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ ستیش شرما نے اس عدالت کے ذریعہ طے کردہ قانون کی مکمل خلاف ورزی کی ہے اور ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 14 کو بھی کمزور کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ مرکزی حکومت میں ایک وزیر اپنے چارج اور صوابدید کے تحت عوامی املاک کے سلسلے میں ٹرسٹی کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ پٹرول پمپ/ گیس ایجنسیاں ایک قسم کی دولت ہیں جسے حکومت کو صحیح طریقے سے اور قانون کے مطابق تقسیم کرنا چاہئے۔ کیپٹن ستیش شرما نے آئین کے تحت عوام کی جانب سے ان پر کئے گئے اعتماد کو دھوکہ دیا ہے۔

اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات میں سے ایک مندرجہ ذیل تھی:

5. کیپٹن ستیش شرما دو ہفتوں کے اندر اس بات کا اظہار کریں گے کہ کیوں نہ مناسب پولیس اتھارٹی کو ہدایت جاری کی جائے کہ وہ ان کے خلاف مجرمانہ اعتماد کی خلاف ورزی یا قانون کے تحت کسی اور جرم کے لئے مقدمہ درج کرے اور ان کے خلاف مقدمہ چلائے۔ وہ مذکورہ مدت کے اندر مزید یہ بتائیں گے کہ مذکورہ بالا پندرہ افراد کو پٹرول پمپ الاٹ کرنے میں ان کی بدنیتی پر مبنی کارروائی پر انہیں ہرجانہ ادا کرنے کا ذمہ دار کیوں نہ ٹھہرایا جائے۔

مذکورہ بالا ہدایت کے مطابق کیپٹن ستیش شرما کو شوکاز نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ انہوں نے شوکاز نوٹس کے جواب میں حلف نامہ داخل کیا ہے۔

ہم نے کیپٹن ستیش شرما کی طرف سے پیش ہوئے وکیل مسٹر سالوے کی بات سنی ہے۔ مندرجہ بالا ہدایات کے دو حصے ہیں۔ اس عدالت نے کیپٹن ستیش شرما سے کہا ہے کہ وہ وجہ بتائیں کہ کیوں نہ مناسب پولیس اتھارٹی کو ہدایت جاری کی جائے کہ وہ ان کے خلاف مجرمانہ اعتماد کی خلاف ورزی یا قانون کے تحت کسی اور جرم کے لئے مقدمہ درج کرے اور ان کے خلاف مقدمہ چلائے۔

اس عدالت کے نتائج، جن کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے، اور کامن کاز کیس میں جو نتائج اخذ کیے گئے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں چھوڑتے کہ اس معاملے میں ایک آزاد اتھارٹی سے تحقیقات کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ہم سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ کیپٹن ستیش شرما کے خلاف ان الزامات اور مشترکہ کاز معاملے میں اس عدالت کے نتائج کے سلسلے میں معاملہ درج کرے۔ سی بی آئی جانچ کرے گی اور قانون کے مطابق آگے بڑھے گی۔ سی بی آئی کے ذریعہ جانچ کے اختیارات، دائرہ کار اور دائرہ کار کی کوئی حد نہیں ہوگی۔ تاہم، ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ سی بی آئی اس عدالت کے کسی بھی تبصرے یا کامن کاز معاملے میں حاصل ہونے والے نتائج سے متاثر نہیں ہوگی، تاکہ اس نتیجے پر پہنچ سکے کہ آیا کیپٹن ستیش شرما کے خلاف پراسیکیوشن/ٹرائل کے لئے پہلی نظر میں کوئی مقدمہ بنایا گیا ہے یا نہیں۔ جانچ کے نتیجے میں جمع کیے گئے اور سی بی آئی کے پاس دستیاب کرائے گئے مواد کی بنیاد پر اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ہم سی بی آئی کو ہدایت دیتے ہیں کہ

وہ اس حکم کی وصولی کے تین مہینے کے اندر جانچ مکمل کرے۔ سی بی آئی اس حکم کی تعمیل کی نشاندہی کرنے کے لئے عبوری رپورٹ داخل کرے گی۔ یہ کام 20 جنوری 1997 تک کیا جائے گا اور یہ معاملہ 22 جنوری 1997 کو ایک بنچ کے سامنے درج کیا جائے گا جس کے جناب جسٹس فیضان الدین رکن ہیں۔

جناب ہریش سالوے نے نقصانات کے سوال پر تفصیلی دلائل پیش کیے ہیں۔ ہم جناب ہریش سالوے کی بہت منصفانہ اور آزادانہ طریقے سے اس عدالت کی مدد کرنے کے لئے ان کی ستائش کرتے ہیں۔

مسٹر سالوے کے مطابق یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں معاوضہ یا مثالی نقصانات عائد کیے جائیں۔ ان کے مطابق برائے نام نقصانات انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں گے۔

اس عدالت نے نیلبتی بیہیرا (محترمہ) عرف للتا بیہیرا بمقابلہ کیس میں مستند طور پر فیصلہ سنایا ہے۔ ریاست اڑیسہ اور دیگر، [1993] 2 ایس سی سی 746 کہ یہ عدالت ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت کارروائی میں ہرجانہ ادا کر سکتی ہے۔ مسٹر سالوے نے ہمیں روکس بمقابلہ روکس کیس میں پریوی کونسل کے فیصلے کے ذریعے لے جایا ہے۔ برنارڈ اور دیگر، (1964) اپیل کے مقدمات 1129. لارڈ ڈیولن نے اپنی رائے میں کہا ہے کہ "حکومت کے ملازمین کی طرف سے جابرانہ، من مانی اور غیر آئینی کارروائی" کے لئے مثالی معاوضہ دیا جا سکتا ہے۔ مسٹر سالوے نے ہمیں اے بی اور دیگر بمقابلہ ساؤتھ ویسٹ واٹر سروسز لمیٹڈ، 1993 میں کوئنز بنچ 507 میں اپیل کورٹ کے فیصلے کے ذریعے بھی لے جایا ہے۔ اس فیصلے میں بروم کے کیس پر تفصیلی بحث کی گئی اور اس پر بھروسہ کیا گیا۔ سٹورڈ اسمتھ ایل جے کی رائے کے متعلقہ حصے کا حوالہ دینا مفید ہوگا۔

"پہلی قسم" حکومت کے نوکروں کی طرف سے ظالمانہ، من مانی یا غیر آئینی اقدام" ہے۔ یہ عام بات ہے کہ افراد کا یہ زمرہ صرف مرکزی حکومت کے ملازمین تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں مقامی حکومت اور پولیس کے ملازمین بھی شامل ہیں۔
بروم بمقابلہ کیسل اینڈ کمپنی لمیٹڈ، (1972) اے سی 1027، 1078-1077۔ سینٹ میریلیبون ایل سی کے لارڈ ہیل شام نے کہا:

".... مجھے تعجب ہوگا اگر اس میں صرف حکومت کے ملازمین کو لفظ کے سخت معنی میں شامل کیا جائے۔ میرے خیال میں یہ واضح طور پر پولیس پر لاگو ہوگا... اور تقریبا یقینی طور پر مقامی اور دیگر عہدیداروں کے لئے جو بغیر وارنٹ کے تلاشی یا گرفتاری کے نامناسب حقوق کا استعمال کرتے ہیں، اور یہ ہوسکتا ہے کہ مستقبل میں قانونی اختیار استعمال کرنے والے افراد کی طرف سے وارنٹ کے بغیر اختیارات کے دیگر غلط استعمال کو بھی شامل کیا جائے۔

لارڈ ریڈ نے صفحہ 88-1087 پر کہا

"جہاں تک پہلے 1 کا تعلق ہے تو سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمرے کا مقصد کبھی بھی ولی عہد کے نوکروں تک محدود نہیں ہونا تھا۔ فرق "حکومت" اور نجی افراد کے درمیان ہے. مقامی حکومت اتنی ہی حکومت ہے جتنی قومی حکومت، اور پولیس اور بہت سے دیگر افراد سرکاری فرائض انجام دے رہے ہیں۔ روکس بمقابلہ میں یہ غیر ضروری تھا۔ برنارڈ زمرے کی درست حدود کی وضاحت کرنے کے لئے. مجھے یقینی طور پر اسے ان تمام لوگوں تک پھیلانے کے طور پر پڑھنا چاہیئے جو عام قانون یا قانون کے ذریعہ سرکاری کردار کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

لارڈ ولبرفورس نے صفحہ نمبر 120 پر لکھا ہے:

"کیٹیگری 1 کے بارے میں شاید زیادہ مشکل نہیں ہے : یہ مقدمات اور 1703 میں بیان کردہ اصول پر مبنی ہے-'اگر سرکاری افسران مردوں کے حقوق کی خلاف ورزی کریں گے، تو انہیں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ معاوضہ ادا کرنا چاہیئے تاکہ دوسروں کو اس طرح کے جرائم سے روکا جاسکے : ایشبی بمقابلہ وائٹ (1703) .2 ہولٹ سی جے کے مطابق 938، 956، ایڈریرن نے کہا کہ طاقت کا حد سے زیادہ اور غیر منصفانہ استعمال یقینی طور پر ایک ایسی چیز ہے جس کے خلاف شہریوں کو آج زیادہ تحفظ کی ضرورت ہے۔ 'حکومت' کی ایک وسیع تشریح جس کی میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی حاکمیت کی توثیق ہولٹ سی جے کے" سرکاری افسران" سے مطابقت رکھتی ہے اور جزوی طور پر جدید تقاضوں سے مطابقت رکھتی ہے۔

لارڈ ڈپلاک نے پہلے زمرے کے بارے میں صفحہ 1130 پر کہا ہے۔

"اس میں ان تمام افراد کو شامل کیا جائے گا جو حکومت کے اختیارات کا استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، چاہے وہ مرکزی ہوں یا مقامی، جو انہیں قانون یا عام قانون کے ذریعہ سرکاری حیثیت یا ملازمت کی بنیاد پر دیئے گئے ہیں۔

مذکورہ معاملے میں تھامس بنگھم ایم آر نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اس تصور کی مزید وضاحت کی:

" پہلی قسم میں انہوں نے مختلف طریقوں سے" انتظامی اختیارات کا من مانی اور وحشیانہ استعمال" (صفحہ 1223 دیکھیں) اور" حکومت کے ملازمین کی طرف سے جابرانہ، من مانی یا غیر آئینی کارروائی" کے طور پر بیان کیا تھا۔ ان تاثرات کا مختصر متنی تجزیہ نامناسب ہے۔ یہ ایک قانون نہیں بلکہ فیصلہ تھا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ لارڈ ڈیولن جس بارے میں بات کر رہے تھے، وہ حکومت کے ایجنٹوں کی جانب سے طاقت کا غلط استعمال تھا۔ قانون کی روایتی درجہ بندی کے مطابق، طاقت کا اس طرح کا غلط استعمال عمل کی متعدد وجوہات میں سے کسی ایک کو جنم دے سکتا ہے، جس کی نشاندہی کرنے میں لارڈ ڈیولن کو تکلیف نہیں تھی۔

کورٹ آف اپیل نے بروم بمقابلہ ہاؤس آف لارڈز کے فیصلے پر بھی انحصار کیا۔ کیسل اینڈ کمپنی لمیٹڈ، (1972) اپیل کے مقدمات 1027۔

ہمارا خیال ہے کہ مثالی ہرجانے کی قانونی حیثیت دی جا سکتی ہے۔ ایک ایسا معاملہ جہاں سرکاری ملازم کا عمل جابرانہ، من مانی یا غیر آئینی ہو، غیر معمولی ہے۔ تاہم غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا کیپٹن ستیش شرما کی کارروائی انہیں مثالی ہرجانہ ادا کرنے کا ذمہ دار بناتی ہے۔ مذکورہ بالا کامن کاز کیس میں اس عدالت کے نتائج کے پیش نظر اس کا جواب ہاں میں ہونا چاہئے، ستیش شرما کے اقدامات مکمل طور پر من مانی، بدنیتی پر مبنی اور غیر آئینی تھے۔ اس عدالت نے کامن کاز کیس میں اس حوالے سے واضح نتائج دیے ہیں۔ لہذا ہم یہ کہتے ہیں کہ کیپٹن ستیش شرما مثالی ہرجانہ ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

ہم نے کوانٹم کے سوال پر جناب ایچ این سالوے کو سنا ہے۔مسٹر سالوے نے زور دے کر کہا ہے کہ کیپٹن شرما اس نظام کا حصہ تھے جو ان کے وزیر بننے سے پہلے چل رہا تھا۔ان کے مطابق اس طرح کی غلطیاں اس مفروضے پر پہلے بھی کی جا رہی تھیں کہ وزیر کی صوابدید ان کے ذاتی اطمینان پر استعمال کی جائے گی۔انہوں نے مزید دلیل دی ہے کہ چونکہ اس ملک میں بدانتظامی کے لئے سرکاری ملازمین کی مطلق ذمہ داری کا تصور یا حال ہی میں موجود ہے، یہاں تک کہ مثالی ہرجانہ دینے کے ساتھ ساتھ نرمی کا مظاہرہ کیا جانا چاہئے۔مسٹر سالوے کے ذریعہ اٹھائے گئے اعتراضات میں کچھ قابل قبولیت ہے۔اس کیس کے تمام حقائق اور حالات کا جائزہ لینے اور اس پہلو پر غور کرنے کے بعد ہم کیپٹن ستیش شرما کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ سرکاری خزانے کو مثالی نقصان کے طور پر 50 لاکھ روپے ادا کریں۔چونکہ کیپٹن شرما جس جائیداد کے ساتھ لین دین کر رہے تھے وہ عوامی ملکیت تھی، اس لیے حکومت جو 'عوام کے ذریعے' ہے، اسے معاوضہ دینا ہوگا۔ہم کیپٹن شرما کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ آج سے نو ماہ کے اندر یہ رقم وزارت خزانہ کے سکریٹری کے پاس جمع کرائیں۔اگر یہ رقم ادا نہیں کی جاتی ہے تو اسے لینڈ ریونیو کے بقایاجات کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

جی۔این۔

معاملہ ابھی زیر التوا ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document